قادیانی

مسلمانوں کو

کیا

سمجھتے ہیں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ فون 2329

ایک دن میں نے دیکھا کہ میرا ایک دوست ایک قادیانی سے مسکرا مسکرا کر مصافحہ کر رہا ہے۔ میں نے اسے اس دینی بے حمیتی پہ ٹوکا تو وہ کہنے لگا۔

"چھوڑیے طاہر صاحب! آپ ہر وقت قادیانیوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ اگر انہوں نے نیا نبی بنایا ہے تو اپنا ہی منہ کالا کیا ہے۔ اپنی ہی آخرت برباد کی ہے اور وہ خود ہی اپنے اس عمل کے باعث جہنم میں جائیں گے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ وہ ہمیں کیا کہتے ہیں؟ ہمارا کیا لیتے ہیں؟ ہمارا کیا بگاڑتے ہیں"۔

میں نے کہا "اے میرے سادہ لوح بھائی! کاش تجھے معلوم ہوتا کہ قادیانی ہمیں کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے ہمارا کیا بگاڑا ہے؟ ملت اسلامیہ نے اس فتنہ کے خلاف کتنی سخت جدوجہد کی ہے؟ تمہاری لاعلمی تمہارا جرم ہے"۔

میں نے کہا کہ یہ اسلام پر قبضہ جمانے کے لیے شیطان کا تشکیل کردہ "قبضہ گروپ" ہے جو اسلام پر قبضہ کر کے مسلمانوں کو گلشن اسلام سے اٹھا کر باہر پھینکتا ہے اور جب مسلمان اس ظلم عظیم پر احتجاج کرتے ہیں تو قادیانی اپنی شیطانی زبان سے وہ ہذیان بکتے ہیں کہ الامان الحفیظ! وہ مسلمانوں کو کافر' کاذب' اللہ اور رسولؐ کے نافرمان ایسے ناموں سے پکارتے ہیں۔ یہ ایسے ہی ہے کہ جیسے کسی شخص کے مکان پر کوئی بدمعاش قبضہ کر لے اور اس کے بیوی بچوں' بہن بھائیوں' والدین کو قیدی بنا لے اور مال و اسباب لوٹ لے۔ اس ظلم و ستم پر جب وہ شریف آدمی گلیوں میں روتا' اپنی بپتا لوگوں کو سنا کر انصاف کی دہائی دے تو قبضہ کرنے والا بدمعاش اسے غلیظ گالیاں بکے۔ یہی سفاکانہ سلوک قادیانی مسلمانوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ وہ مرزا قادیانی کو نبی بناتے ہیں۔ اسلام کی ساری برکات اس کے دامن میں ڈالتے ہیں اور پھر ساری کائنات میں بسنے والے مسلمانوں کو اس پر ایمان لانے کا حکم نامہ جاری کرتے ہیں۔ جو مرزا قادیانی کو نبی ماننے سے انکار کرے' ان کے بارے میں ان کے عقائد ہیں:

خدا کے نافرمان اور جہنمی: "جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری جماعت میں داخل نہیں ہوگا۔۔ وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے"۔ (اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی' مندرجہ تبلیغ رسالت' جلد نمبر۹' ص ۲۷)

رنڈیوں کی اولاد: "میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے

معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے۔ مگر رنڈیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی"۔ (آئینہ کمالات اسلام' ص ۵۴۷' مصنفہ مرزا قادیانی)

مرد سور' عورتیں کتیاں : "میرے مخالف جنگلوں کے سور ہوگئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں"۔ (نجم الہدیٰ ص ۱۵' مصنفہ مرزا قادیانی)

حرام زادے : "جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو سمجھا جائے گا کہ اس کو ولدالحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں"۔ (انوار اسلام ص ۳۰ مصنفہ مرزا قادیانی)

یہ عقائد بتانے کے بعد میں نے کہا' اب ذرا بتا—— ذرا سنا—— کیا ان عقائد کی رو سے مرزا قادیانی اور قادیانیوں کے بقول تمہاری ماں' تمہاری بہنیں' تمہاری بیٹیاں' تمہاری دادی' تمہاری نانی' تمہاری چچیاں' تمہاری ممانیاں' تمہاری خالہ' تمہاری بھانجیاں' تمہاری بھتیجیاں اور دیگر رشتے دار اور ملت اسلامیہ کی کروڑوں خواتین

کتیاں نہیں ہیں؟

رنڈیوں کی اولاد نہیں ہیں؟

حرام زادیاں نہیں ہیں؟

خدا اور رسولؐ کی نافرمان اور کافرہ نہیں ہیں؟

وہ یوں چونکا جیسے بجلی کا کرنٹ لگ گیا ہو۔

میں نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور کہا بھائی حوصلے سے سن—— سراپا ہوش بن کے سن—— ہمہ تن گوش بن کے سن—— دل و دماغ کے کانوں سے سن——!!!

کیا تیرا باپ' تیرے بھائی' تیرے بیٹے' تیرا نانا' تیرا دادا' تیرے بھتیجے' تیرے بھانجے' تیرے چچا' تیرے ماموں' تیرے پھوپھا' تیرے خالو' تیرے استاد——

جنگل کے سور نہیں ہیں؟

کنجری کے بیٹے نہیں ہیں؟

حرام زادے نہیں ہیں؟

کافر' خدا اور رسولؐ کے نافرمان اور جہنمی نہیں ہیں؟

میں نے دیکھا کہ غصے سے اس کے نتھنے پھیلنے لگے --- آنکھوں میں سرخ ڈورے جھلکنے لگے --- ماتھے پر تیوریاں چڑھ گئیں --- مٹھیاں بھینچنے لگیں --- اور پورے جسم میں ایک ارتعاش آ گیا --- میں سمجھ گیا کہ اس کے ایمان نے جسم میں انگڑائی لی ہے اور تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد وہ جو گرم گرم سانس شوں شوں کر کے چھوڑتا ہے' یہ گرم سانس جسم کے اندر پڑے قادیانیت کے بارے میں رواداری کے جراثیموں کو جلا کر باہر پھینک رہے ہیں۔ وہ غصہ میں اٹھ کھڑا ہوا اور داہنے ہاتھ کا مکا بنا کر بائیں ہاتھ پر زور سے مار کر کہنے لگا "میں سارا مسئلہ سمجھ گیا ہوں"۔ اور اٹھ کر جانے لگا۔ میں نے کندھے سے پکڑ کر بٹھا لیا اور کہا آج پورا مسئلہ سمجھا کر جانے دوں گا --- ادھوری بات نہیں رہنے دوں گا --- پھر میں نے اسے قادیانی کتب سے وہ حوالے سنانے شروع کیے جن کے لفظ لفظ سے اسلام اور مسلمانوں سے بغاوت' شقاوت' عداوت اور کدورت کے دریا امڈتے ہیں۔

مسلمان نہیں: "ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں"۔ (حقیقتہ الوحی' ص ۱۶۳' مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

جہنمی ہے: "جو شخص میری پیروی نہ کرے گا اور بیعت میں داخل نہ ہو گا۔ وہ خدا' رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے"۔ (اشتہار معیار الاخیار' ص ۸' مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

زمانہ بدل گیا: "اب زمانہ بدل گیا ہے۔ دیکھو پہلے جو مسیح آیا تھا اسے دشمنوں نے صلیب پر چڑھایا مگر اب مسیح (مرزا غلام احمد) اس لیے آیا کہ اپنے دشمنوں کو موت کے گھاٹ اتارے"۔ (عرفان الٰہی' تقریر مرزا محمود بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۱۹ء)

غیر مرزائی مسلمان نہیں: "ہمارا فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں' ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی (مرزا غلام احمد قادیانی) کے منکر ہیں"۔ (انوار خلافت' ص ۹۰' تقریر مرزا محمود احمد بر موقعہ جلسہ قادیان ۱۹۱۵ء)

جنہوں نے نام بھی نہیں سنا: "کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔ خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا' وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں"۔ (آئینہ صداقت' ص ۳۵' مصنفہ مرزا محمود احمد خلیفہ ثانی قادیانی)

مرزا کا منکر کافر: "ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا۔ یا عیسیٰ کو تو مانتا ہے مگر محمدؐ کو نہیں مانتا یا محمدؐ کو تو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے"۔ (کلمتہ الفصل' ص ۴۹' مصنفہ مرزا بشیر احمد ابن مرزا غلام احمد)

خبیث عقیدہ: "مسیح موعود کے منکروں کو مسلمان سمجھنے کا عقیدہ ایک خبیث عقیدہ ہے۔ جو ایسا عقیدہ رکھے اس کے لیے رحمت الٰہی کا دروازہ بند ہے۔ جو شخص مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) کے منکروں کو راست باز قرار دیتا ہے' اس کا دل شیطان کے پنجہ میں گرفتار ہے"۔ (کلمتہ الفصل' ص ۴۹' مصنفہ مرزا بشیر احمد ابن مرزا غلام احمد)

سوال: "اگر مرزا صاحب غیر احمدیوں کو کافر سمجھتے تھے تو انہوں نے اپنی بعض آخری کتابوں میں مسلمانوں کا لفظ کیوں استعمال کیا؟" (کلمتہ الفصل' ص ۵۰)

جواب: "اگر مسیح موعود انہیں مسلمان نہ لکھتے تو اور کیا لکھتے۔

کیا وہ یہودی ہیں؟ کہ انہیں یہود لکھا جائے۔

کیا وہ عیسائی ہیں؟ کہ انہیں عیسائی لکھا جائے۔

کیا وہ ہندو ہیں؟ کہ انہیں ہندو لکھا جائے۔

کیا وہ بدھ مذہب میں داخل ہیں؟ کہ ان کو بدھ مذہب کے متبعین کے طور پر پیش کیا جاتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کو بھی بعض وقت اس بات کا خیال آیا ہے کہ میری تحریروں میں غیر احمدیوں کے متعلق مسلمان کا لفظ دیکھ کر لوگ دھوکا نہ کھائیں اس لیے آپ نے کہیں کہیں بطور ازالہ کے غیر احمدیوں کے متعلق ایسے الفاظ بھی لکھ دیے ہیں کہ وہ لوگ جو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں۔ تاکہ جہاں کہیں بھی مسلمان کا لفظ ہو اس سے مدعی اسلام سمجھا جاوے نہ کہ حقیقی مسلمان"۔ (کلمتہ الفصل' ص ۵۰' مصنفہ مرزا بشیر احمد ابن مرزا غلام احمد)

عیسائی' یہود اور مشرک: "اس نے مجھے پیدا کر کے ہر ایک گزشتہ نبی سے مجھے تشبیہ دی کہ وہی میرا نام رکھ دیا۔ چنانچہ آدم' ابراہیم' نوح' موسیٰ' داؤد' سلیمان' یوسف' یحییٰ' عیسیٰ

وغیرہ یہ تمام میرے نام رکھے گئے...... اور جو میرے مخالف تھے ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا"۔ (نزول المسیح' مصنفہ مرزا قادیانی' حاشیہ ص ۴ مندرجہ کلمۃ الفصل ص ۴۳)

غیر مرزائی کے پیچھے نماز: "حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) نے سختی سے تاکید فرمائی ہے کہ کسی احمدی کو غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہیے۔ باہر سے لوگ اس کے متعلق بار بار پوچھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں تم جتنی دفعہ پوچھو گے اتنی دفعہ ہی میں یہی جواب دوں گا کہ غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں' جائز نہیں' جائز نہیں"۔ (انوار خلافت ص ۸۹' مصنفہ مرزا محمود احمد)

منافق: "مرزا صاحب سے سوال ہوا کہ اگر کسی جگہ امام الصلوۃ حضور کے حالات سے واقف نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھ لیں یا نہ پڑھیں۔ حضرت مسیح موعود (مرزا جی) نے فرمایا کہ پہلے تمہارا فرض ہے کہ اسے واقف کرو پھر اگر نہ تصدیق کرے نہ تکذیب کرے تو وہ بھی منافق ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو"۔ (ملفوظات احمدیہ' حصہ چہارم ص ۴۲ مرتبہ منظور الٰہی)

رشتہ اور جنازہ: "حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ غیر احمدیوں کا جنازہ نہ پڑھو۔ غیر احمدی رشتہ داروں کو لڑکی نہ دو"۔ (الفضل ۲۵ر اپریل ۱۹۴۳ء)

جنازہ جائز نہیں: "غیر احمدیوں کا جنازہ جائز نہیں۔ حتیٰ کہ غیر احمدی میں کوئی سرسید جیسا صلح کل اور خادم ملت اور تکفیر وغیرہ کے طریق سے مجتنب رہنے والا انسان بھی ہو مگر وہ احمدیت کا مصدق نہ ہو تو پھر بھی اس کا جنازہ جائز نہیں"۔ (مسئلہ جنازہ کی حقیقت' ص ۴۵)

بے خبر: "اگر کوئی ایسا شخص ہے جس تک احمدیت کا پیغام نہیں پہنچا اور وہ بے خبر ہے تو اس کے متعلق ہمارا فرض ہے کہ پہلے اسے پیغام پہنچائیں۔ اور وہ خاموش رہے پھر بھی اس کا جنازہ جائز نہیں ہو گا"۔ (مسئلہ جنازہ کی حقیقت' ص ۴۰)

وہ بھی کافر: "جو شخص کہتا ہے کہ میں حضرت مسیح موعود کا مخالف نہیں بلکہ آپ کو اچھا جانتا ہو مگر وہ احمدیت کی تصدیق نہیں کرتا (یعنی مرزائی نہیں ہونا چاہتا) اس کا جنازہ بھی جائز نہیں"۔ (مسئلہ جنازہ کی حقیقت' ص ۴۴)

جہاں تبلیغ نہیں پہنچی: "اگر یہ کہا جائے کہ کسی ایسی جگہ جہاں تبلیغ نہیں پہنچی اور وہاں

کوئی مرا ہوا ہو اور اس کے مر چکنے کے بعد وہاں کوئی احمدی پہنچے تو وہ جنازہ کے متعلق کیا کرے اس کے متعلق تو یہ ہے کہ ہم ظاہر پر ہی نظر رکھتے ہیں۔ چونکہ وہ ایسی حالت میں مرا ہے کہ خدا تعالیٰ کے رسول اور نبی (مرزا غلام احمد) کی پہچان اسے نصیب نہیں ہوئی۔ اس لیے ہم اس کا جنازہ نہیں پڑھیں گے"۔ (الفضل' ۶ر مئی ۱۹۱۰ء)

معصوم بچے کا جنازہ : "ایک صاحب نے عرض کیا غیر مبائع (لاہوری فریق) کہتے ہیں کہ غیر احمدی کے بچے کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے۔ وہ تو معصوم ہوتا ہے اور کیا یہ ممکن نہیں کہ وہ بچہ جوان ہو کر احمدی ہوتا اس کے متعلق فرمایا (مرزا محمود خلیفہ ثانی قادیانی) جس طرح عیسائی بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا اگرچہ وہ معصوم ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک غیر احمدی کے بچے کا بھی جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا"۔ (ڈائری مرزا محمود احمد' مندرجہ الفضل ۲۳ر اکتوبر ۱۹۲۲ء)

گویا کہ مرزائیوں کے نزدیک تمام کلمہ گو مسلمان کافر ہیں۔

جہنمی : "اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ' خدا کا مامور' خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے۔ جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے"۔ (انجام آتھم' مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی' ص ۶۲)

غیر احمدی کے پیچھے نماز نہیں ہوتی : "پس یاد رکھو جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔ تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا امام وہی ہو جو تم میں سے ہو"۔ (اربعین نمبر۳' ص ۲۸' حاشیہ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

دعا مت کرو : سوال : "کیا کسی شخص کی وفات پر جو سلسلہ احمدیہ میں شامل نہ ہو یہ کہنا جائز ہے کہ خدا مرحوم کو جنت نصیب کرے اور مغفرت کرے"۔

جواب : "غیر احمدیوں کا کفر بینات سے ثابت ہے اور کفار کے لیے دعائے مغفرت جائز نہیں"۔ (الفضل قادیان ۷ر فروری ۱۹۲۱ء' جلد ۸ نمبر ۵۹)

غیر احمدی کو لڑکی نہ دو : "حضرت مسیح موعود کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی' غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے۔ اس کی تعمیل کرنا بھی ہر ایک احمدی کا فرض ہے"۔ (برکات

خلافت از مرزا محمود احمد' ص ۷۵)

نکاح جائز نہیں: "غیر احمدیوں کو لڑکی دینے سے بڑا نقصان پہنچتا ہے اور علاوہ اس کے وہ نکاح جائز ہی نہیں"۔ (برکات خلافت از مرزا محمود احمد' ص ۷۳)

بے سمجھ: "جو شخص غیر احمدی کو رشتہ دیتا ہے وہ یقیناً حضرت مسیح موعود کو نہیں سمجھتا اور نہ یہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے؟ کیا کوئی غیر احمدیوں میں ایسا بے دین ہے۔ جو کسی ہندو یا عیسائی کو اپنی لڑکی دے دے۔ ان لوگوں کو تم کافر کہتے ہو مگر وہ تم سے اچھے رہے کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو دے دیتے ہو"۔ (ملائکتہ اللہ' مصنفہ مرزا محمود احمد' ص ۴۶)

مکمل بائیکاٹ: "غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔ اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں' ایک دینی دوسرے دنیوی۔ دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ و ناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لیے حرام قرار دیے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے"۔ (کلمتہ الفصل' مصنفہ مرزا بشیر احمد' پسر مرزا غلام احمد ص ۱۶۹)

بیعت میں توقف کرنے والا بھی کافر: "آپ نے (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی نے) اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لیے اس بیعت میں توقف کرتا ہے' کافر ٹھہرایا ہے"۔ (ارشاد میاں محمود احمد' خلیفہ قادیاں مندرجہ رسالہ تشحیذ الاذہان' جلد نمبر۶ بابتہ اپریل ۱۹۱۱ء منقول از عقائد احمدیہ صفحہ ۱۰۸' مؤلفہ میر مدثر شاہ صاحب لاہوری

مرزا قادیانی کو ماننے بغیر نجات نہیں: "ایک شخص نے حضرت خلیفتہ المسیح اول' حکیم نور الدین صاحب سے سوال کیا کہ حضرت مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات ہے یا نہیں۔ فرمایا' اگر خدا کا کلام سچا ہے تو مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی"۔ (رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان نمبر۱۱ ص ۲۲' بابتہ ماہ نومبر ۱۹۱۲ء و اخبار بدر جلد ۱۲' نمبر۲' مورخہ ۱۱

جولائی ۱۹۳۳ء اور محمد اسماعیل قادیانی کا رسالہ بعنوان مولوی محمد علی کے اپنی سابقہ تحریرات کے متعلق جوابات پر نظر صفحہ ۱۳)

مرزا قادیانی کو نہ ماننا غضب الٰہی کا موجب: "جری اللہ فی حلل الانبیاء" (یہ مرزا کا الہام ہے۔ للمولف) سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت احمد علیہ السلام (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) ایک عظیم الشان نبی اللہ ہیں۔ اور ان کا انکار موجب غضب الٰہی اور کفر ہے"۔ (رسالہ احمدی نمبر ۵، ۷ بابتہ ۱۹۱۹ء موسومہ النبوۃ فی الالہام ص ۱۰ مولفہ قاضی محمد یوسف قادیانی)

قرآن کے رو سے کافر: "خلاصہ کلام یہ کہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا اللہ تعالٰی نے بار بار اپنے الہام میں احمد نام رکھا ہے۔ اس لیے آپ کا منکر کافر ہے۔ کیونکہ احمد کے منکر کے لیے قرآن میں لکھا ہے واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون"۔ (کلمتہ الفصل، مصنفہ صاحبزادہ بشیر احمد قادیانی مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز، جلد ۱۴، نمبر ۳، صفحہ ۱۴۱)

ہاں ہم کافر کہتے ہیں: "لکھنؤ میں ہم (یعنی میاں محمود احمد خلیفہ قادیان) ایک آدمی سے ملے جو بڑا عالم ہے۔ اس نے کہا کہ وہ آپ لوگوں کے بڑے دشمن ہیں جو یہ مشہور کرتے پھرتے ہیں کہ آپ ہم لوگوں کو کافر کہتے ہیں۔ میں نہیں مان سکتا کہ آپ ایسے وسیع حوصلہ رکھنے والے ایسا کہتے ہوں۔ اس سے شیخ یعقوب علی (قادیانی) باتیں کر رہے تھے۔ میں نے (یعنی میاں محمود احمد خلیفہ قادیان) نے ان کو کہا کہ آپ کہہ دیں کہ واقع میں ہم آپ لوگوں کو کافر کہتے ہیں۔ یہ سن کر وہ حیران سا ہو گیا"۔ (انوار خلافت صفحہ ۹۲، مصنفہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان)

ہم ہر جگہ کافر کہتے ہیں: "چودھری صاحب (یعنی سر ظفر اللہ خان قادیانی) کی بحث تو صرف یہ تھی کہ ہم احمدی مسلمان ہیں۔ ہم کو کافر قرار دینا غلط ہے۔ باقی غیر احمدی (یعنی مسلمان) کافر ہیں یا نہیں۔ اس کے متعلق عدالت ماتحت میں بھی احمدیوں کا یہی جواب تھا کہ ہم ان کو کافر کہتے ہیں اور ہائی کورٹ میں بھی چودھری صاحب نے اس کی تائید کی"۔ (اخبار الفضل قادیان، جلد ۱۰، نمبر ۲۱، مورخہ ۱۴ستمبر ۱۹۲۲ء)

جو مرزا قادیانی کو رسول نہ مانے کافر: اخبار بدر پرچہ ۸ مارچ ۱۹۰۶ء میں ملک مولا

بخش صاحب آف گورالی کے اس سوال کا کہ "کیا مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود نہ ماننے والے کو کافر ماننا چاہیے"۔ حضرت مفتی (محمد صادق) صاحب (قادیانی) یہ جواب لکھتے ہیں:

"خدا تعالیٰ کے تمام رسولوں پر ایمان لانا شرائط اسلام میں داخل ہے۔ ایک شخص آدم سے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک سب پر ایمان لاتا ہے درمیان میں سے ایک رسول کو (بالفرض مسیح ابن مریم ہی کو سہی) نہیں مانتا کہتا ہے وہ تو کافر ہے۔ بتلاؤ وہ شخص یہودی کہلائے گا یا مسلمان۔ حضرت مرزا صاحب بھی اللہ تعالیٰ کے رسولوں میں سے ایک رسول ہیں۔ جو خدا کے رسولوں میں سے ایک رسول کا انکار کرتا ہے۔ اس کا کیا حشر ہوگا مگر انصاف شرط ہے"۔ (محمد اسماعیل صاحب قادیانی کا رسالہ بعنوان مولوی محمد علی صاحب کے اپنی سابقہ تحریرات کے متعلق جوابات پر نظر صفحہ ۱۳۳)

بیٹے کا جنازہ نہ پڑھا: "حضرت (مرزا) صاحب نے اپنے بیٹے (فضل احمد مرحوم) کا جنازہ محض اس لیے نہیں پڑھا کہ وہ غیر احمدی تھا (یعنی مسلمان تھا۔ للمولف) (اخبار الفضل قادیان جلد ۹، نمبر ۴۷، مورخہ ۱۵ر دسمبر ۱۹۲۱ء)

غیر احمدی کے بچے کا جنازہ بھی حرام: "ایک اور سوال رہ جاتا ہے کہ غیر احمدی تو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کے منکر ہوئے اس لیے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے وہ تو مسیح موعود کا کفر نہیں۔ میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندو اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا۔ کتنے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے ہیں (یا قادیانی اپنے میں اور مسلمانوں میں اتنا ہی بعد اور فرق سمجھتے ہیں جتنا کہ مسلمانوں اور ہندوؤں میں ہے۔ للمولف) اصل بات یہ ہے کہ جو ماں باپ کا مذہب ہوتا ہے شریعت وہی مذہب ان کے بچہ کا قرار دیتی ہے۔ پس غیر احمدی کا بچہ غیر احمدی ہوا، اور اس لیے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہیے"۔ (انوار خلافت ص ۹۳، مصنفہ میاں محمود احمد، خلیفہ قادیان)

ماں کا جنازہ نہ پڑھنے والے کو شاباش: "تعلیم الاسلام ہائی سکول (قادیان) میں ایک لڑکا پڑھتا ہے۔ چراغ الدین نام۔ حال میں جب وہ اپنے وطن سیالکوٹ گیا تو اس کی والدہ صاحبہ

فوت ہو گئیں۔ متوفیہ کو اپنے بچے سے بہت محبت تھی۔ مگر سلسلہ میں داخل نہ تھیں' اس لیے چراغ الدین نے اس کا جنازہ نہ پڑھا' اپنے اصول اور مذہب پر قائم رہا۔ شاباش اے تعلیم الاسلام کے غیور فرزند کہ قوم (قادیانی) کو اس وقت تجھ سے غیور بچوں کی ضرورت ہے۔ زندہ باش"۔ (اخبار الفضل قادیان جلد ۲' نمبر ۱۲۹' مورخہ ۷ اپریل ۱۹۱۵ء)

قائداعظم اور سر فضل حسین کا جنازہ نہ پڑھا: "سر فضل حسین مرحوم کا انتقال ہوا جو قادیانیوں کے محسن اعظم تھے۔ جن کی بدولت سر ظفر اللہ خاں قادیانی وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر ہوئے اور قادیانیوں کو ان کی ذات سے فوائد عظیم حاصل ہوئے۔ لیکن ان قادیانیوں کی محسن کشی اور شقاوت کا یہ حال ہے کہ مرحوم سر فضل حسین کی نماز جنازہ میں انہوں نے شرکت نہیں کی اور جنازہ کے ساتھ جو غیر مسلم ہندو' سکھ' عیسائی شریک تھے۔ نماز جنازہ کے وقت قادیانی بھی ان کے ساتھ مسلمانوں سے علیحدہ جا کھڑے ہوئے۔ چودھری ظفر اللہ نے بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ کا جنازہ بھی نہیں پڑھا تھا اور صرف اسی بنا پر کہ قائداعظم مسلمان تھے اور مرزا غلام احمد کی جھوٹی نبوت کے منکر"۔

ان قادیانیوں کا بھی جنازہ جائز نہیں: "میرا یہ عقیدہ ہے کہ جو لوگ غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں ان کا جنازہ جائز نہیں۔ کیونکہ وہ میرے نزدیک احمدی نہیں ہیں (گویا مسلمان کے پیچھے نماز پڑھنے کے سبب وہ قادیانیت سے خارج ہو گئے۔ للمولف) اسی طرح جو لوگ غیر احمدیوں کو لڑکی دے دیں اور وہ اپنے اس فعل سے توبہ کیے بغیر فوت ہو جائیں۔ ان کا جنازہ بھی جائز نہیں"۔ (میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا مکتوب مندرجہ اخبار الفضل قادیان' جلد ۱۳' نمبر ۱۴۲' مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۲۶ء)

حکم کی تعمیل کرو: "حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب) کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی' غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے۔ اس کی تعمیل کرنا بھی ہر ایک احمدی کا فرض ہے"۔ (برکات خلافت صفحہ ۷۵' مجموعہ تقاریر میاں محمود احمد' خلیفہ قادیان)

شادی ناجائز: "یہ اعلان بغرض آگاہی عام شائع کیا جاتا ہے کہ احمدی لڑکیوں کے نکاح غیر

احمدیوں سے (یعنی مسلمانوں سے۔ للمؤلف) کرنے ناجائز ہیں۔ آئندہ احتیاط کی جائے"۔ (ناظر امور عامہ قادیان) (اخبار الفضل قادیان جلد ۲۰، نمبر ۹۷، مورخہ ۲۳ر فروری ۱۹۳۳ء)

وہ بھی کافر ہے: "جو شخص اپنی لڑکی کا رشتہ غیر احمدی لڑکے کو دیتا ہے میرے نزدیک وہ احمدی نہیں۔ کوئی شخص کسی کو غیر مسلم سمجھتے ہوئے اپنی لڑکی اس کے نکاح میں نہیں دے سکتا۔ ایسے نکاح خواں کے متعلق ہم وہی فتویٰ دیں گے جو اس شخص کی نسبت دیا جا سکتا ہے۔ جس نے ایک مسلمان لڑکی کا نکاح ایک عیسائی یا ہندو لڑکے سے پڑھ دیا ہو (پھر وہی اصول کہ قادیانیوں کے نزدیک مسلمان، ہندو یا عیسائی کے برابر ہیں۔ للمؤلف) (میاں محمود احمد، خلیفہ قادیان کا فتویٰ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۸، نمبر ۸۸ مورخہ ۲۳ر مئی ۱۹۲۱ء)

شادی کے لیے مسلمانوں کی لڑکیاں لے سکتے ہو، دے نہیں سکتے: غیر احمدیوں کی (یعنی مسلمانوں کی۔ للمؤلف) ہمارے مقابلہ میں وہی حیثیت ہے جو قرآن کریم ایک مومن کے مقابلہ میں اہل کتاب کی قرار دے کر یہ تعلیم دیتا ہے کہ ایک مومن اہل کتاب سے نہیں بیاہ سکتا۔ اسی طرح ایک احمدی غیر احمدی عورت کو اپنے حبالہ عقد میں لا سکتا ہے۔ مگر احمدی عورت شریعت اسلام کے مطابق غیر احمدی مرد کے نکاح میں نہیں دی جا سکتی...... حضور (مرزا غلام احمد قادیانی) فرماتے ہیں:

"غیر احمدی کی لڑکی لے لینے میں حرج نہیں ہے۔ کیونکہ اہل کتاب عورتوں سے بھی نکاح جائز ہے۔ بلکہ اس میں تو فائدہ ہے کہ ایک اور انسان ہدایت پاتا ہے۔ اپنی لڑکی کسی غیر احمدی کو نہ دینی چاہیے۔ اگر ملے تو لے بیشک لو۔ لینے میں حرج نہیں اور دینے میں گناہ ہے"۔ (اخبار الحکم بابتہ ۱۴ر اپریل ۱۹۰۸ء) (اخبار الفضل قادیان جلد ۸، نمبر ۴۵ مورخہ ۱۶ر دسمبر ۱۹۲۰ء)

ابوجہل کی پارٹی: "ہم فتح یاب ہوں گے۔ ضرور تم مجرموں کی طرح ہمارے سامنے پیش ہوگے۔ اس وقت تمہارا حشر بھی وہی ہوگا جو فتح مکہ کے دن ابوجہل اور اس کی پارٹی کا ہوا"۔ (اخبار الفضل، ۳ر جنوری ۱۹۵۲ء)

مسلمانوں سے مکمل اختلاف: "حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا قادیانی) کے منہ

سے نکلے ہوئے الفاظ میرے کانوں میں گونج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ غلط ہے کہ ۔۔۔ لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح اور چند مسائل میں ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات' رسول کریم صلعم' قرآن' نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ' غرض آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ۔۔۔ ایک چیز میں ہمیں ان سے اختلاف ہے"۔ (میاں محمود احمد' خلیفہ قادیان کا خطبہ مندرجہ اخبار الفضل' قادیان' جلد ۱۹' نمبر ۱۳' مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۳۱ء)

مسلمانو! آج ہماری باحیا بیٹیاں' عفت ماب بہنیں' قابل صد احترام مائیں' صالح بیویاں' تہجد گزار نانیاں' دادیاں' قادیانیوں کی آوارہ زبان کی نیش زنی سے محفوظ نہیں۔

صاحبو! امام کعبہ' امام مسجد نبوی' مفسرین' محدثین' اولیائے امت' بزرگان دین' حفاظ قرآن' شہدائے کرام' مجاہدین اسلام کو کافر' حرام زادے' کنجریوں کی اولاد اور جنگل کے سور لکھا اور کہا جا رہا ہے۔ (نعوذ باللہ)

دنیا کی کسی قوم نے اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں اتنی غلیظ زبان استعمال نہیں کی۔

کیا ان گالیوں کی آواز مسلمانوں کے کانوں تک نہیں پہنچ رہی؟

کیا مسلمان اسلام' پیغمبرؐ اسلام اور اپنی ماؤں' بہنوں کی عزتوں کے بارے میں بے غیرت ہو چکا ہے؟

اسلام کے بیٹو! قادیانیوں کی آوارہ زبان کو لگام کون دے گا؟

ان کے پھٹے ہوئے منہ کو کون سیئے گا؟

ان کے ارتدادی ہاتھوں سے اسلام کی عزت روندنے والا غارت گر قلم کون چھینے گا؟

گلشن اسلام کی طرف بڑھتے ہوئے ان کے ہلاکت خیز قدموں میں زنجیر کون ڈالے گا؟

آج ہماری اس بے حسی و بے ہمیتی پر نوحہ خوانی کرتے ہوئے حکیم الامت علامہ اقبالؒ کی روح کہہ رہی ہے۔

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے